غالب کیسے آؤں؟

داؤد اور جالوت

ġhālib kaise āūṅ? dāūd aur jālūt

How to Overcome. David and Goliath

by Bakhtullah

[*Zinda Kalam 13*]

(Urdu—Persian script)

© 2026 Chashma Media.
published and printed by
GWCS, New Delhi

Bible text is from UGV.

illus. R. Gunther https://www.freebibleimages.org/illustrations/ls-david-anointed/

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

مجھ پر بھروسا کرو	9
مَیں تیرے ساتھ ہوں	9
مَیں زندہ ہوں	10
مَیں تجھے بچاؤں گا	15
مجھ سے ملی نعمت استعمال کرو	16
مَیں ہی فتح دلاؤں گا	23
1 سموایل 17:1-53	26

خدا نے سموایل نبی کے ذریعے فرمایا تھا کہ داؤد اسرائیل کا بادشاہ بنے گا۔ لیکن داؤد ایک دم بادشاہ نہ بنا۔ بادشاہ ایک اَور تھا جس کا نام ساؤل تھا۔ اِس لئے داؤد پہلے کی طرح اپنی بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال کرنے میں جُٹ گیا۔ تب لکھا ہے،

> ایک دن فلستیوں نے اپنی فوج کو یہوداہ کے شہر سوکہ کے قریب جمع کیا۔ جواب میں ساؤل نے اپنی فوج کو بُلا کر وادئ ایلہ میں جمع کیا۔ وہاں اسرائیل کے مرد جنگ کے لئے ترتیب سے کھڑے ہوئے۔ یوں فلستی ایک پہاڑی پر کھڑے تھے اور اسرائیلی دوسری پہاڑی پر۔ اُن کے بیچ میں وادی تھی۔ پھر فلستی صفوں سے جات شہر کا پہلوان نکل کر اسرائیلیوں کے سامنے کھڑا ہوا۔

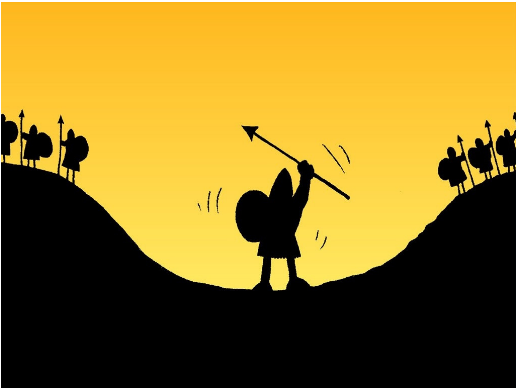

اُس کا نام جالوت تھا اور وہ 9 فٹ سے زیادہ لمبا تھا۔ اُس نے حفاظت کے لئے پیتل کی کئی چیزیں پہن رکھی تھیں: سر پر خود، دھڑ پر زرہ بکتر جو 57 کلو گرام وزنی تھا اور پنڈلیوں پر بکتر۔ کندھوں پر پیتل کی شمشیر لٹکی ہوئی تھی۔ جو نیزہ وہ پکڑ کر چل رہا تھا اُس کا دستہ کھڈی کے شہتیر جیسا موٹا اور لمبا تھا، اور اُس کے لوہے کی نوک کا وزن 7 کلو گرام سے زیادہ تھا۔ جالوت کے آگے آگے ایک آدمی اُس کی ڈھال اُٹھائے چل رہا تھا۔

جالوت اسرائیلی صفوں کے سامنے رُک کر گرجا، ”تم سب کیوں لڑنے کے لئے صف آرا ہو گئے ہو؟ کیا مَیں فلستی نہیں ہوں جبکہ تم صرف ساؤل کے نوکر چاکر ہو؟ چلو، ایک آدمی کو چن کر اُسے یہاں نیچے میرے پاس بھیج دو۔ اگر وہ مجھ سے لڑ سکے اور مجھے مار دے تو ہم تمہارے غلام بن جائیں گے۔ لیکن اگر مَیں اُس پر غالب آ کر اُسے مار ڈالوں تو تم ہمارے غلام بن جاؤ گے۔ آج مَیں اسرائیلی صفوں کی بدنامی کر کے اُنہیں

چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے ایک آدمی دو جو میرے ساتھ لڑے۔“
جالوت کی یہ باتیں سن کر ساؤل اور تمام اسرائیلی گھبرا گئے، اور اُن پر دہشت طاری ہوگئی۔

اُس وقت داؤد کا باپ یسّی کافی بوڑھا ہو چکا تھا۔ اُس کے کُل 8 بیٹے تھے، اور وہ اِفراتہ کے علاقے کے بیت لحم میں رہتا تھا۔ لیکن اُس کے تین سب سے بڑے بیٹے فلستیوں سے لڑنے کے لئے ساؤل کی فوج میں بھرتی ہو گئے تھے۔ سب سے بڑے کا نام اِلیاب، دوسرے کا ابی نداب اور تیسرے کا سمّہ تھا۔ داؤد تو سب سے چھوٹا بھائی تھا۔ وہ دوسروں کی طرح پورا وقت ساؤل کے پاس نہ گزار سکا، کیونکہ اُسے باپ کی بھیڑ بکریوں کو سنبھالنے کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ اِس لئے وہ آتا جاتا رہا۔ چنانچہ وہ موجود نہیں تھا جب جالوت 40 دن صبح و شام اسرائیلیوں کی صفوں کے سامنے کھڑے ہو کر اُنہیں چیلنج کرتا رہا۔

ایک دن یسّی نے داؤد سے کہا، "بیٹا، اپنے بھائیوں کے پاس کیمپ میں جا کر اُن کا پتا کرو۔ بُھنے ہوئے اناج کے یہ 16 کلوگرام اور یہ دس روٹیاں اپنے ساتھ لے کر جلدی جلدی اُدھر پہنچ جاؤ۔ پنیر کی یہ دس ٹکیاں اُن کے کپتان کو دے دینا۔ بھائیوں کا حال معلوم کرکے اُن کی کوئی چیز واپس لے آؤ تاکہ مجھے تسلی ہو جائے کہ وہ ٹھیک ہیں۔ وہ وادیٔ ایلہ میں ساؤل اور اسرائیلی فوج کے ساتھ فلستیوں سے لڑ رہے ہیں۔"

اگلے دن صبح سویرے داؤد نے ریوڑ کو کسی اَور کے سپرد کر کے سامان اُٹھایا اور یسّی کی ہدایت کے مطابق چلا گیا۔ جب وہ کیمپ کے پاس پہنچ گیا تو اسرائیلی فوجی نعرے لگا لگا کر میدانِ جنگ کے لئے نکل رہے تھے۔ وہ لڑنے کے لئے ترتیب سے کھڑے ہو گئے، اور دوسری طرف فلستی صفیں بھی تیار ہوئیں۔ یہ دیکھ کر داؤد نے اپنی چیزیں اُس آدمی کے پاس چھوڑ دیں جو لشکر کے سامان کی نگرانی کر رہا تھا، پھر بھاگ کر میدانِ جنگ میں بھائیوں سے ملنے چلا گیا۔ وہ ابھی اُن

کا حال پوچھ ہی رہا تھا کہ جاتی جالوت معمول کے مطابق فلستیوں کی صفوں سے نکل کر اسرائیلیوں کے سامنے وہی طنز کی باتیں بکنے لگا۔ داوؔد نے بھی اُس کی باتیں سنیں۔

جالوت کو دیکھتے ہی اسرائیلیوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، اور وہ بھاگ کر آپس میں کہنے لگے، "کیا آپ نے اِس آدمی کو ہماری طرف بڑھتے ہوئے دیکھا؟ سنیں کہ وہ کس طرح ہماری بدنامی کرکے ہمیں چیلنج کر رہا ہے۔ بادشاہ نے اعلان کیا ہے

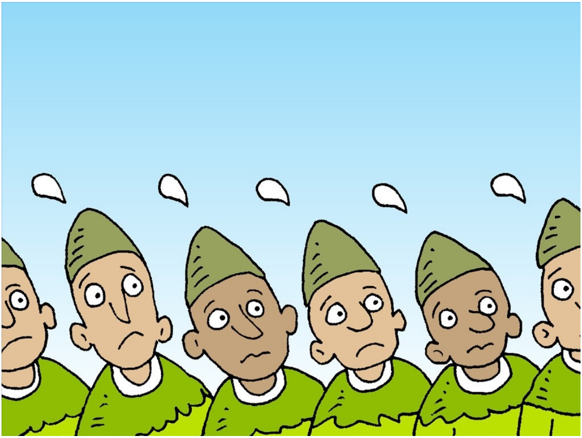

کہ جوشخص اِسے مار دے اُسے بڑا اجر ملے گا۔ شہزادی سے اُس کی شادی ہو گی، اور آئندہ اُس کے باپ کے خاندان کو ٹیکس نہیں دینا پڑے گا۔"

داؤد نے ساتھ والے فوجیوں سے پوچھا، "کیا کہہ رہے ہیں؟ اُس آدمی کو کیا انعام ملے گا جو اِس فلستی کو مار کر ہماری قوم کی رُسوائی دُور کرے گا؟ یہ نامختون فلستی کون ہے کہ زندہ خدا کی فوج کی بدنامی کر کے اُسے چیلنج کرے!" لوگوں نے دوبارہ

داؤد کو بتایا کہ بادشاہ اُس آدمی کو کیا دے گا جو جالوت کو مار ڈالے گا۔

خدا ہمیں داؤد کی بات سے ایک پہلا سبق سکھاتا ہے۔ یہ کہ

مجھ پر بھروسا کرو

◄ جب داؤد نے جالوت کی حرکتیں اور اپنی قوم کی باتیں سنیں تو کیا اُس کے رونگٹے بھی کھڑے ہوئے؟

نہیں۔

◄ کیوں نہیں؟

اِس لئے کہ اُسے خدا پر پورا بھروسا تھا۔

◄ لیکن اُسے خدا پر کیوں پورا بھروسا تھا؟

اِس لئے کہ خدا نے اُسے یقین دلایا تھا کہ

مَیں تیرے ساتھ ہوں

◄ جالوت کو دیکھ کر داؤد نے کیا کہا؟

اُس نے کہا کہ یہ نامختون فلستی کون ہے کہ زندہ خدا کی فوج کی بدنامی کرکے اُسے چیلنج کرے۔

- **داؤد کے نزدیک جالوت کیوں بے کار تھا؟ کیا جالوت بہت طاقت ور نہیں تھا؟**

جالوت ضرور بہت ڈراؤنا تھا۔ پھر بھی وہ نامختون تھا۔ مطلب ہے وہ خدا کی قوم میں شامل نہیں تھا۔ اِس لئے وہ کس طرح جُرأت کر سکتا تھا کہ زندہ خدا کی فوج کی بدنامی کرے۔ جب خدا ہمارے ساتھ ہے تو دشمن کبھی نہیں جیت سکتا۔ تیسری بات: خدا فرماتا ہے کہ

مَیں زندہ ہوں

- **زندہ خدا کہہ کر حضرت داؤد کیا کہنا چاہتا ہے؟**

وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ دوسری قوموں کے دیوتا مُردہ ہیں جبکہ ہمارا خدا زندہ ہے۔

- **جب سچا خدا زندہ ہے اور فلستیوں کے دیوتا مُردہ ہیں تو فتح کس کو حاصل ہو گی؟**

فتح سچے خدا اور اُس کی قوم کو حاصل ہو گی۔ اِسی لئے داؤد غصے ہے کہ اسرائیلی ڈر کے مارے جالوت سے لڑنے سے ڈرتے ہیں۔ پھر لکھا ہے،

> جب داؤد کے بڑے بھائی اِلیاب نے داؤد کی باتیں سنیں تو اُسے غصہ آیا اور وہ اُسے جھڑکنے لگا، "تُو کیوں آیا ہے؟ بیابان میں اپنی چند ایک بھیڑ بکریوں کو کس کے پاس چھوڑ آیا ہے؟ مَیں تیری شوخی اور دل کی شرارت خوب جانتا ہوں۔ تُو صرف جنگ کا تماشا دیکھنے آیا ہے!"
>
> داؤد نے پوچھا، "اب مجھ سے کیا غلطی ہوئی؟ مَیں نے تو صرف سوال پوچھا۔" وہ اُس سے مُڑ کر کسی اَور کے پاس گیا اور وہی بات پوچھنے لگا۔ وہی جواب ملا۔

◄ کیا داؤد کا بڑا بھائی اُس کی یہ باتیں سن کر خوش تھا؟

نہیں۔ اُسے غصہ آیا کہ یہ لڑکا جو اب بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال کر رہا ہے اِتنی بڑی باتیں کر رہا ہے۔

◄ پھر بھی اپنے بڑے بھائی کی جھڑکی سن کر داؤد خاموش نہ ہوا۔ کیوں؟

اِس لئے نہیں کہ اُسے اپنی طاقت پر بھروسا تھا بلکہ اِس لئے کہ اُسے خدا پر پورا بھروسا ہے۔ تب لکھا ہے،

> داؤد کی یہ باتیں سن کر کسی نے ساؤل کو اطلاع دی۔ ساؤل نے اُسے فوراً بُلایا۔ داؤد نے بادشاہ سے کہا، "کسی کو اِس فلستی کی وجہ سے ہمت نہیں ہارنا چاہئے۔ مَیں اُس سے لڑوں گا۔"
>
> ساؤل بولا، "آپ؟ آپ جیسا لڑکا کس طرح اُس کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ آپ تو ابھی بچے سے ہو جبکہ وہ تجربہ کار جنگجو ہے جو جوانی سے ہتھیار استعمال کرتا آیا ہے۔"

◄ کیا ساؤل بادشاہ، داؤد کی باتیں سن کر خوش ہوا؟

نہیں۔

◄ کیوں نہیں؟

داؤد اب بچہ سا تھا جبکہ جالوت تجربہ کار جنگجو تھا۔ تب لکھا ہے،

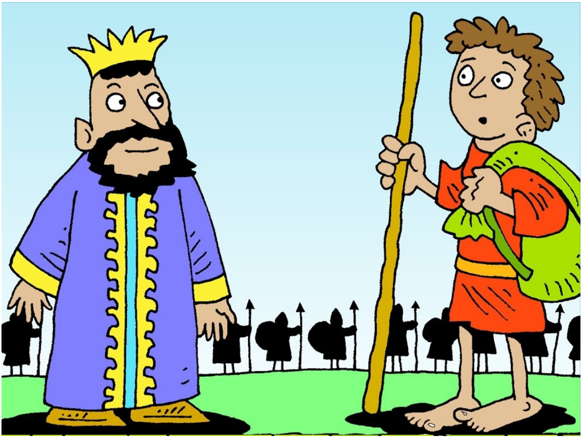

لیکن داؤد نے اصرار کیا، ”مَیں اپنے باپ کی بھیڑ بکریوں کی نگرانی کرتا ہوں۔ جب کبھی کوئی شیرببر یا ریچھ ریوڑ کا جانور چھین کر بھاگ جاتا تو مَیں اُس کے پیچھے جاتا اور اُسے مار مار کر بھیڑ کو اُس کے منہ سے چھڑا لیتا تھا۔ اگر شیر یا ریچھ جواب میں مجھ پر حملہ کرتا تو مَیں اُس کے سر کے بالوں کو پکڑ کر اُسے مار دیتا تھا۔ اِس طرح آپ کے خادم نے کئی شیروں اور ریچھوں کو مار ڈالا ہے۔ یہ نامختون بھی اُن کی طرح ہلاک

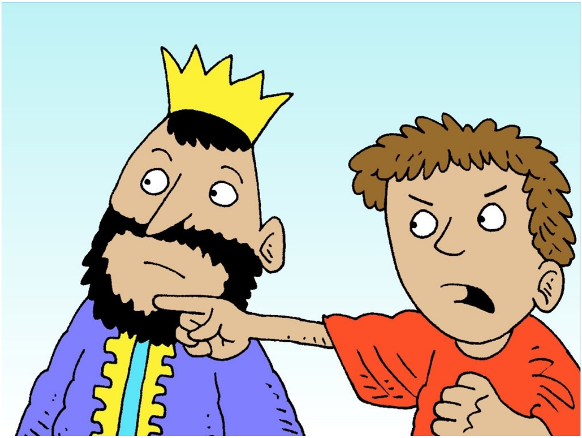

> ہو جائے گا، کیونکہ اُس نے زندہ خدا کی فوج کی بدنامی کر کے اُسے چیلنج کیا ہے۔ جس رب نے مجھے شیر اور ریچھ کے پنجے سے بچا لیا ہے وہ مجھے اِس فلستی کے ہاتھ سے بھی بچائے گا۔“

اِس سے خدا ہمیں ایک چوتھی بات سکھاتا ہے، یہ کہ

مَیں تجھے بچاؤں گا

◄ جب ساؤل بادشاہ کہتا ہے کہ داؤد اب صرف بچہ سا ہے تو داؤد کیا جواب دیتا ہے؟

وہ کہتا ہے کہ مَیں نے بھیڑ بکریوں کے بچاؤ کے لئے کئی ایک ریچھ اور شیر مار ڈالے ہیں۔ مطلب ہے میرا بھی تجربہ ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ جس خدا نے مجھے اِن جنگلی جانوروں سے بچایا ہے وہ مجھے جالوت سے بھی بچائے گا۔ تب لکھا ہے،

> ساؤل بولا، "ٹھیک ہے، جائیں اور رب آپ کے ساتھ ہو۔" اُس نے داؤد کو اپنا زرہ بکتر اور پیتل کا خود پہنایا۔ پھر داؤد نے ساؤل کی تلوار باندھ کر چلنے کی کوشش کی۔ لیکن اُسے بہت مشکل لگ رہا تھا۔ اُس نے ساؤل سے کہا، "مَیں یہ چیزیں پہن کر نہیں لڑ سکتا، کیونکہ مَیں اِن کا عادی نہیں ہوں۔" اُنہیں اُتار کر اُس نے ندی سے پانچ چِکنے چِکنے پتھر چن کر اُنہیں اپنی چرواہے کی تھیلی میں ڈال لیا۔ پھر

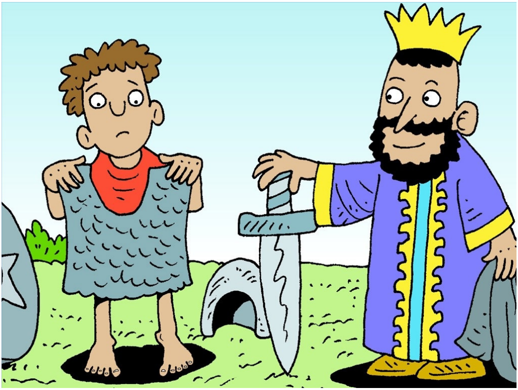

> چرواہے کی اپنی لاٹھی اور فلاخن پکڑ کر وہ فلستی سے لڑنے کے لئے اسرائیلی صفوں سے نکلا۔

داؤد کی اِن باتوں سے خدا ہمیں ایک پانچویں بات سکھاتا ہے، یہ کہ

مجھ سے ملی نعمت استعمال کرو

◄ ساؤل نے مان کر داؤد کو کچھ سامان دیا۔ کیا دیا؟

اُس نے داؤد کو اپنے اچھے ہتھیار پہنائے تاکہ وہ بہتر طور سے پہلوان سے لڑ سکے۔

◄ کیا داؤد اِس سے مطمئن ہوا ؟

نہیں۔

◄ کیوں نہیں؟

وہ اِن کا عادی نہیں تھا۔ چلنے میں اور اِنہیں چلانے میں اُسے دقت ہو رہی تھی۔

◄ تب اُس نے کیا کِیا ؟

وہ اِنہیں چھوڑ چرواہے کا ہتھیار ہاتھ میں لے کر جنگ کے لئے نکلا۔

◄ چرواہے کا ہتھیار کیا تھا ؟

فلاخن۔

◄ فلاخن کیوں؟

تلوار اور ڈھال سے وہ مشکل ہی ایسے لمبے اور تجربے کار جنگجو کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ لیکن فلاخن فرق تھا۔ خدا نے اُسے فلاخن چلانے کی خاص نعمت دی تھی۔ اب وہ اپنی یہ نعمت خوب استعمال کر سکتا

تھا۔ ساتھ ساتھ وہ پہلوان کے حملوں سے بچ کر دُور سے اُس پر حملہ کر سکتا تھا۔

◄ **کیا آپ وہ نعمت استعمال کر رہے ہیں جو خدا نے آپ کو بخش دی ہے؟**

داؤد نے پہچان لیا تھا کہ میری نعمت فلاخن چلانا ہے، اور اِسی نعمت سے وہ جیت گیا۔

اب جالوت، داؤد کی جانب بڑھا۔ ڈھال کو اُٹھانے والا اُس کے آگے آگے چل رہا تھا۔ اُس نے حقارت سے داؤد کا جائزہ لیا، کیونکہ وہ گورا اور خوب صورت نوجوان تھا۔

◄ کیا جالوت پہلوان، داؤد سے متاثر ہوا ؟

نہیں۔

◄ کیوں نہیں؟

اِس لئے کہ داؤد جالوت کی نسبت نازک لگ رہا تھا۔ وہ گورا اور خوب صورت نوجوان تھا۔یعنی ایسا آدمی تھا جس نے کبھی جنگ میں حصہ نہ لیا ہو۔ تب لکھا ہے،

> پہلوان گرجا، ''کیا مَیں کُتا ہوں کہ تُو لاٹھی لے کر میرا مقابلہ کرنے آیا ہے؟'' اپنے دیوتاؤں کے نام لے کر وہ داؤد پر لعنت بھیج کر چلّایا، ''اِدھر آ تاکہ مَیں تیرا گوشت پرندوں اور جنگلی جانوروں کو کھلاؤں۔''
>
> داؤد نے جواب دیا، ''آپ تلوار، نیزہ اور شمشیر لے کر میرا مقابلہ کرنے آئے ہیں، لیکن مَیں رب الافواج کا نام لے کر

آتا ہوں، اُسی کا نام جو اسرائیلی فوج کا خدا ہے۔ کیونکہ آپ نے اُسی کو چیلنج کیا ہے۔ آج ہی رب آپ کو میرے ہاتھ میں کر دے گا، اور مَیں آپ کا سر قلم کر دوں گا۔ اِسی دن مَیں فلستی فوجیوں کی لاشیں پرندوں اور جنگلی جانوروں کو کھلا دوں گا۔ تب تمام دنیا جان لے گی کہ اسرائیل کا خدا ہے۔ سب جو یہاں موجود ہیں جان لیں گے کہ رب کو ہمیں بچانے کے لئے تلوار یا نیزے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ خود ہی جنگ کر رہا ہے، اور وہی آپ کو ہمارے قبضے میں کر دے گا۔“

◄ کیا داؤد یہ دھمکیاں سن کر ڈر گیا؟

بالکل نہیں۔

◄ کیوں نہیں؟

اِس لئے کہ اُسے اپنے خدا پر پورا بھروسا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جس نے مجھے ریچھوں اور شیروں سے بچایا ہے وہ مجھے پہلوان سے بھی بچائے گا۔

◄ داؤد کو اِتنا یقین کیوں تھا کہ خدا میری مدد کرے گا؟ کیا اِس لئے کہ وہ اِتنا اچھا تھا؟

نہیں۔ اُسے اِس لئے اِتنا یقین تھا کیونکہ جالوت نے خدا کو چیلنج کیا تھا یہ سمجھ کر کہ میرے دیوتا زیادہ طاقت ور ہیں۔ جب انسان سوچتا ہے کہ وہ خدا کو چیلنج کر سکتا ہے تو خدا خاموش نہیں رہتا۔ جو خدا اور اُس کی قوم کی رسوائی کرتا ہے اُسے کسی وقت اِس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ ساتھ ساتھ خدا اپنی قوم کو دشمن کا سامنا کرنے کی تقویت دیتا ہے۔ تب لکھا ہے،

جالوت، داوٗد پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا، اور داوٗد بھی اُس کی طرف دوڑا۔ چلتے چلتے اُس نے اپنی تھیلی سے پتھر نکالا اور اُسے فلاخن میں رکھ کر زور سے چلایا۔ پتھر اُڑتا اُڑتا فلستی کے ماتھے پر جا لگا۔ وہ کھوپڑی میں دھنس گیا، اور پہلوان منہ کے بل گر گیا۔

اِس سے خدا ہمیں ایک چھٹی بات سکھاتا ہے، یہ کہ

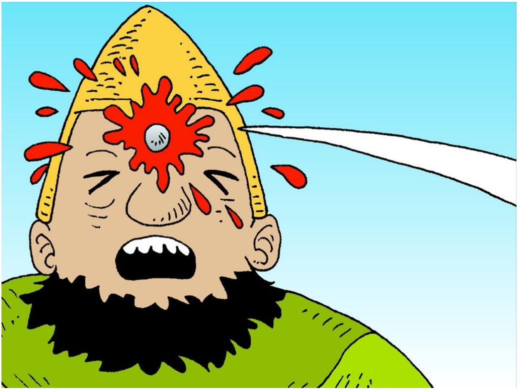

مَیں ہی فتح دلاؤں گا

◄ داؤد نے اپنی کمزوری کے باوجود جالوت پر فتح پائی۔ اِس سے ہم اپنی زندگی کے لئے کیا سیکھ سکتے ہیں؟

ہم یہ سیکھ سکتے ہیں کہ جب ہم خدا پر بھروسا کرتے ہیں تو وہ ضرور ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ کبھی ہمیں اکیلا نہیں چھوڑتا۔ چاہے ہم کمزور اور ناقابل کیوں نہ لگیں لیکن خدا کی نظر میں ہم کمزور نہیں ہیں، اور

وہ ہمیں ایک دن فتح دلائے گا۔ اگر اِس دنیا میں نہیں تو اگلی دنیا میں۔ تب لکھا ہے،

> یوں داؤد فلاخن اور پتھر سے فلستی پر غالب آیا۔ اُس کے ہاتھ میں تلوار نہیں تھی۔ تب اُس نے جالوت کی طرف دوڑ کر اُسی کی تلوار میان سے کھینچ کر فلستی کا سر کاٹ ڈالا۔
> اسرائیل اور یہوداہ کے مرد فتح کے نعرے لگا لگا کر فلستیوں پر ٹوٹ پڑے۔ اُن کا تعاقب کرتے کرتے وہ جات اور عقرون

> کے دروازوں تک پہنچ گئے۔ جو راستہ شعریم سے جات اور عقرون تک جاتا ہے اُس پر ہر طرف فلستیوں کی لاشیں نظر آئیں۔ پھر اسرائیلیوں نے واپس آ کر فلستیوں کی چھوڑی ہوئی لشکرگاہ کو لُوٹ لیا۔

آج بھی خدا آپ سے پوچھ رہا ہے کہ

◄ کیا تجھے مجھ پر بھروسا ہے؟

صدیوں بعد خدا نے عیسیٰ مسیح کو اِس دنیا میں بھیج دیا تاکہ ہم گناہ اور موت کے قبضے سے نجات پائیں۔ اُسی پر بھروسا کرنے سے آپ نجات پا سکتے ہیں۔

◄ کیا تجھے پورا یقین ہے کہ مَیں زندہ ہوں؟

خدا زندہ ہے اِس لئے عیسیٰ مسیح مُردہ نہ رہ سکا۔ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ اُس پر بھروسا کرنے سے آپ بھی ایک دن جی اُٹھیں گے۔

◄ کیا تجھے یقین ہے کہ مَیں تجھے بچاؤں گا؟

عیسیٰ مسیح پر بھروسا کرنے سے گناہ اور موت سے نجات یقینی ہے۔

► کیا تُو مجھ سے ملی نعمت استعمال کرنے کو تیار ہے؟
جو نعمت خدا نے آپ کو دی ہے اُسے استعمال کریں۔ سب سے بڑی نعمت سب سے بڑا ہتھیار بھی ہے اور سب کو دی گئی ہے۔

وہ کیا؟ خدا کا کلام۔

► کیا تجھے یقین ہے کہ مَیں تجھے فتح دلاؤں گا؟
مسیح نے ابلیس اور موت پر فتح پائی۔ اِس لئے اُس پر بھروسا کریں تو آپ کو بھی فتح حاصل ہو گی۔

1 سموایل 17:1-53

جاتی جالوت

ایک دن فلستیوں نے اپنی فوج کو یہوداہ کے شہر سوکہ کے قریب جمع کیا۔ وہ اِفس دَمّیم میں خیمہ زن ہوئے جو سوکہ اور عزیقہ کے درمیان ہے۔ جواب میں ساؤل نے اپنی فوج کو بُلا کر وادئ ایلہ میں جمع کیا۔ وہاں اسرائیل کے مرد جنگ کے لئے ترتیب سے کھڑے

ہوئے۔ یوں فلستی ایک پہاڑی پر کھڑے تھے اور اسرائیلی دوسری پہاڑی پر۔ اُن کے بیچ میں وادی تھی۔

پھر فلستی صفوں سے جات شہر کا پہلوان نکل کر اسرائیلیوں کے سامنے کھڑا ہوا۔ اُس کا نام جالوت تھا اور وہ 9 فٹ سے زیادہ لمبا تھا۔ اُس نے حفاظت کے لئے پیتل کی کئی چیزیں پہن رکھی تھیں: سر پر خود، دھڑ پر زرہ بکتر جو 57 کلو گرام وزنی تھا اور پنڈلیوں پر بکتر۔ کندھوں پر پیتل کی شمشیر لٹکی ہوئی تھی۔ جو نیزہ وہ پکڑ کر چل رہا تھا اُس کا دستہ کھڈی کے شہتیر جیسا موٹا اور لمبا تھا، اور اُس کے لوہے کی نوک کا وزن 7 کلو گرام سے زیادہ تھا۔ جالوت کے آگے آگے ایک آدمی اُس کی ڈھال اُٹھائے چل رہا تھا۔

جالوت اسرائیلی صفوں کے سامنے رُک کر گرجا، ”تم سب کیوں لڑنے کے لئے صف آرا ہو گئے ہو؟ کیا مَیں فلستی نہیں ہوں جبکہ تم صرف ساؤل کے نوکر چاکر ہو؟ چلو، ایک آدمی کو چن کر اُسے یہاں نیچے میرے پاس بھیج دو۔ اگر وہ مجھ سے لڑ سکے اور مجھے مار دے

تو ہم تمہارے غلام بن جائیں گے۔ لیکن اگر مَیں اُس پر غالب آ کر اُسے مار ڈالوں تو تم ہمارے غلام بن جاؤ گے۔ آج مَیں اسرائیلی صفوں کی بدنامی کر کے اُنہیں چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے ایک آدمی دو جو میرے ساتھ لڑے۔"

جالوت کی یہ باتیں سن کر ساؤل اور تمام اسرائیلی گھبرا گئے، اور اُن پر دہشت طاری ہو گئی۔

داؤد فوج کے پاس جاتا ہے

اُس وقت داؤد کا باپ یسّی کافی بوڑھا ہو چکا تھا۔ اُس کے کُل 8 بیٹے تھے، اور وہ اِفراتہ کے علاقے کے بیت لحم میں رہتا تھا۔ لیکن اُس کے تین سب سے بڑے بیٹے فلستیوں سے لڑنے کے لئے ساؤل کی فوج میں بھرتی ہو گئے تھے۔ سب سے بڑے کا نام اِلیاب، دوسرے کا ابی نداب اور تیسرے کا سمّہ تھا۔ داؤد تو سب سے چھوٹا بھائی تھا۔ وہ دوسروں کی طرح پورا وقت ساؤل کے پاس نہ گزار سکا، کیونکہ اُسے باپ کی بھیڑ بکریوں کو سنبھالنے کی

ذمہ داری دی گئی تھی۔ اِس لئے وہ آتا جاتا رہا۔ چنانچہ وہ موجود نہیں تھا جب جالوت 40 دن صبح و شام اسرائیلیوں کی صفوں کے سامنے کھڑے ہو کر اُنہیں چیلنج کرتا رہا۔

ایک دن یسّی نے داؤد سے کہا، "بیٹا، اپنے بھائیوں کے پاس کیمپ میں جا کر اُن کا پتا کرو۔ بُھنے ہوئے اناج کے یہ 16 کلو گرام اور یہ دس روٹیاں اپنے ساتھ لے کر جلدی جلدی اُدھر پہنچ جاؤ۔ پنیر کی یہ دس ٹکیاں اُن کے کپتان کو دے دینا۔ بھائیوں کا حال معلوم کر کے اُن کی کوئی چیز واپس لے آؤ تاکہ مجھے تسلی ہو جائے کہ وہ ٹھیک ہیں۔ وہ وادیٔ ایلہ میں ساؤل اور اسرائیلی فوج کے ساتھ فلستیوں سے لڑ رہے ہیں۔" اگلے دن صبح سویرے داؤد نے ریوڑ کو کسی اَور کے سپرد کر کے سامان اُٹھایا اور یسّی کی ہدایت کے مطابق چلا گیا۔ جب وہ کیمپ کے پاس پہنچ گیا تو اسرائیلی فوجی نعرے لگا لگا کر میدانِ جنگ کے لئے نکل رہے تھے۔ وہ لڑنے کے لئے ترتیب سے کھڑے ہو گئے، اور دوسری طرف فلستی صفیں

بھی تیار ہوئیں۔ یہ دیکھ کر داؤد نے اپنی چیزیں اُس آدمی کے پاس چھوڑ دیں جو لشکر کے سامان کی نگرانی کر رہا تھا، پھر بھاگ کر میدانِ جنگ میں بھائیوں سے ملنے چلا گیا۔

وہ ابھی اُن کا حال پوچھ ہی رہا تھا کہ جاتی جالوت معمول کے مطابق فلستیوں کی صفوں سے نکل کر اسرائیلیوں کے سامنے وہی طنز کی باتیں بکنے لگا۔ داؤد نے بھی اُس کی باتیں سنیں۔ جالوت کو دیکھتے ہی اسرائیلیوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، اور وہ بھاگ کر آپس میں کہنے لگے، ”کیا آپ نے اِس آدمی کو ہماری طرف بڑھتے ہوئے دیکھا؟ سنیں کہ وہ کس طرح ہماری بدنامی کر کے ہمیں چیلنج کر رہا ہے۔ بادشاہ نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص اِسے مار دے اُسے بڑا اجر ملے گا۔ شہزادی سے اُس کی شادی ہو گی، اور آئندہ اُس کے باپ کے خاندان کو ٹیکس نہیں دینا پڑے گا۔“

داؤد نے ساتھ والے فوجیوں سے پوچھا، ”کیا کہہ رہے ہیں؟ اُس آدمی کو کیا انعام ملے گا جو اِس فلستی کو مار کر ہماری قوم کی رُسوائی

دُور کرے گا؟ یہ نامختون فلستی کون ہے کہ زندہ خدا کی فوج کی بدنامی کر کے اُسے چیلنج کرے!" لوگوں نے دوبارہ داؤد کو بتایا کہ بادشاہ اُس آدمی کو کیا دے گا جو جالوت کو مار ڈالے گا۔

جب داؤد کے بڑے بھائی اِلیاب نے داؤد کی باتیں سنیں تو اُسے غصہ آیا اور وہ اُسے جھڑکنے لگا، "تُو کیوں آیا ہے؟ بیابان میں اپنی چند ایک بھیڑبکریوں کو کس کے پاس چھوڑ آیا ہے؟ مَیں تیری شوخی اور دل کی شرارت خوب جانتا ہوں۔ تُو صرف جنگ کا تماشا دیکھنے آیا ہے!" داؤد نے پوچھا، "اب مجھ سے کیا غلطی ہوئی؟ مَیں نے تو صرف سوال پوچھا۔" وہ اُس سے مُڑ کر کسی اَور کے پاس گیا اور وہی بات پوچھنے لگا۔ وہی جواب ملا۔

ہتھیار کا چناؤ

داؤد کی یہ باتیں سن کر کسی نے ساؤل کو اطلاع دی۔ ساؤل نے اُسے فوراً بُلایا۔ داؤد نے بادشاہ سے کہا، "کسی کو اِس فلستی کی وجہ سے ہمت نہیں ہارنا چاہئے۔ مَیں اُس سے لڑوں گا۔" ساؤل بولا،

”آپ؟ آپ جیسا لڑکا کس طرح اُس کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ آپ تو ابھی بچے سے ہو جبکہ وہ تجربہ کار جنگجو ہے جو جوانی سے ہتھیار استعمال کرتا آیا ہے۔“

لیکن داؤد نے اصرار کیا، ”مَیں اپنے باپ کی بھیڑ بکریوں کی نگرانی کرتا ہوں۔ جب کبھی کوئی شیرببر یا ریچھ ریوڑ کا جانور چھین کر بھاگ جاتا تو مَیں اُس کے پیچھے جاتا اور اُسے مار مار کر بھیڑ کو اُس کے منہ سے چھڑا لیتا تھا۔ اگر شیر یا ریچھ جواب میں مجھ پر حملہ کرتا تو مَیں اُس کے سر کے بالوں کو پکڑ کر اُسے مار دیتا تھا۔ اِس طرح آپ کے خادم نے کئی شیروں اور ریچھوں کو مار ڈالا ہے۔ یہ نامختون بھی اُن کی طرح ہلاک ہو جائے گا، کیونکہ اُس نے زندہ خدا کی فوج کی بدنامی کر کے اُسے چیلنج کیا ہے۔ جس رب نے مجھے شیر اور ریچھ کے پنجے سے بچا لیا ہے وہ مجھے اِس فلستی کے ہاتھ سے بھی بچائے گا۔“

ساؤل بولا، ”ٹھیک ہے، جائیں اور رب آپ کے ساتھ ہو۔“ اُس نے داؤد کو اپنا زرہ بکتر اور پیتل کا خود پہنایا۔ پھر داؤد نے ساؤل کی تلوار باندھ کر چلنے کی کوشش کی۔ لیکن اُسے بہت مشکل لگ رہا تھا۔ اُس نے ساؤل سے کہا، ”مَیں یہ چیزیں پہن کر نہیں لڑ سکتا، کیونکہ مَیں اِن کا عادی نہیں ہوں۔“ اُنہیں اُتار کر اُس نے ندی سے پانچ چِکنے چِکنے پتھر چن کر اُنہیں اپنی چرواہے کی تھیلی میں ڈال لیا۔ پھر چرواہے کی اپنی لاٹھی اور فلاخن پکڑ کر وہ فلستی سے لڑنے کے لئے اسرائیلی صفوں سے نکلا۔

داؤد کی فتح

جالوت داؤد کی جانب بڑھا۔ ڈھال کو اُٹھانے والا اُس کے آگے آگے چل رہا تھا۔ اُس نے حقارت آمیز نظروں سے داؤد کا جائزہ لیا، کیونکہ وہ گورا اور خوب صورت نوجوان تھا۔ وہ گرجا، ”کیا مَیں کُتا ہوں کہ تُو لاٹھی لے کر میرا مقابلہ کرنے آیا ہے؟“ اپنے دیوتاؤں کے

نام لے کر وہ داؤد پر لعنت بھیج کر چلّایا، "اِدھر آ تاکہ مَیں تیرا گوشت پرندوں اور جنگلی جانوروں کو کھلاؤں۔"

داؤد نے جواب دیا، "آپ تلوار، نیزہ اور شمشیر لے کر میرا مقابلہ کرنے آئے ہیں، لیکن مَیں رب الافواج کا نام لے کر آتا ہوں، اُسی کا نام جو اسرائیلی فوج کا خدا ہے۔ کیونکہ آپ نے اُسی کو چیلنج کیا ہے۔ آج ہی رب آپ کو میرے ہاتھ میں کر دے گا، اور مَیں آپ کا سر قلم کر دوں گا۔ اِسی دن مَیں فلستی فوجیوں کی لاشیں پرندوں اور جنگلی جانوروں کو کھلا دوں گا۔ تب تمام دنیا جان لے گی کہ اسرائیل کا خدا ہے۔ سب جو یہاں موجود ہیں جان لیں گے کہ رب کو ہمیں بچانے کے لئے تلوار یا نیزے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ خود ہی جنگ کر رہا ہے، اور وہی آپ کو ہمارے قبضے میں کر دے گا۔"

جالوت داؤد پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا، اور داؤد بھی اُس کی طرف دوڑا۔ چلتے چلتے اُس نے اپنی تھیلی سے پتھر نکالا اور اُسے

فلاخن میں رکھ کر زور سے چلایا۔ پتھر اُڑتا اُڑتا فلستی کے ماتھے پر جا لگا۔ وہ کھوپڑی میں دھنس گیا، اور پہلوان منہ کے بل گر گیا۔ یوں داؤد فلاخن اور پتھر سے فلستی پر غالب آیا۔ اُس کے ہاتھ میں تلوار نہیں تھی۔ تب اُس نے جالوت کی طرف دوڑ کر اُسی کی تلوار میان سے کھینچ کر فلستی کا سر کاٹ ڈالا۔

جب فلستیوں نے دیکھا کہ ہمارا پہلوان ہلاک ہو گیا ہے تو وہ بھاگ نکلے۔ اسرائیل اور یہوداہ کے مرد فتح کے نعرے لگا لگا کر فلستیوں پر ٹوٹ پڑے۔ اُن کا تعاقب کرتے کرتے وہ جات اور عقرون کے دروازوں تک پہنچ گئے۔ جو راستہ شعریم سے جات اور عقرون تک جاتا ہے اُس پر ہر طرف فلستیوں کی لاشیں نظر آئیں۔ پھر اسرائیلیوں نے واپس آ کر فلستیوں کی چھوڑی ہوئی لشکرگاہ کو لُوٹ لیا۔